127173- حسن صورت اور حسن سیرت خاوند اختیار کرنا مستحب ہے

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں، اور اس میں بیان کردہ احکام کونسے ہیں، اور برے منظر کا معنی کیا ہے.

قرطبی رحمہ اللہ نے ایک حدیث روایت کیا جس کا معنی یہ ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیاء اور ذمہ داران کو حکم دیا ہے کہ وہ قبیح اور بدصورت اور بداخلاق شخص سے اپنی بیٹیوں کی شادی مت کریں.

اور قرطبی نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا کہ ان کا خاوند قبیح ہے اور وہ اس کا چہرہ دیکھنے کی سکت نہیں رکھتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا :

کیا تم اس کا مہر واپس کرتی ہو؟ تو اس نے جواب دیا اگر وہ چاہے تو میں مہر سے زیادہ بھی دیتی ہوں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جو تم نے اسے دیا ہے وہ بیوی سے واپس لے لو اور اسے چھوڑ دو، تو انہوں نے اسے طلاق دے دی " او کما قال رسول اللہ علیہ وسلم.

پسندیدہ جواب

لڑکی کو نکاح کا پیغام دینے والے کی خوبصورتی کے متعلق جن احادیث کا ہمیں علم ہے وہ دو حدیثیں ہیں :

پہلی حدیث :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" عورت سے نکاح چار اشیاء کی بنا پر کیا جاتا ہے : عورت کے مال کی وجہ سے، اور اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی بنا پر، اور اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں تو دین والی کو اختیار کر"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

علماء کرام کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مردوں کو خطاب عورتوں کی بھی خطاب ہے، اور سوال نمبر (125907) کے جواب میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ صفات مرد اور عورت دونوں میں ہوں.

دوسری حدیث :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں :

"ثابت بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے نہ تو دین میں کوئی عیب لگاتی ہوں اور نہ ہی اخلاق میں، لیکن میں اسلام میں کفر ناپسند کرتی ہوں"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

تو اس نے کہا : جی ہاں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اپنا باغ قبول کرلو اور اسے ایک طلاق دے دو

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

اور ایک روایت میں ہے :

اس نے کہا :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت کے نہ تو دین میں کوئی عیب لگاتی ہوں، اور نہ ہی اخلاق میں، لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس کا باغ واپس کرتی ہو تو اس نے جواب دیا :

جی ہاں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5275).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی کا ثابت سے طلاق طلب کرنے کے اسباب میں یہ بھی شامل تھا کہ ثابت بن قیس بد صورت تھے"

دیکھیں : فتح الباری (400/9).

یہ دونوں حدیثیں صریح نہیں ہیں جو عورت کے ولی اور ذمہ دار کو شادی کرنے والے شخص کے خوبصورت ہونے کا خیال رکھنے کی ترغیب دلاتی ہوں.

لیکن اس سلسلہ میں بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام سے صراحت کے ساتھ مروی ہے :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہا کرتے تھے :

" تم اپنی لڑکیوں کو قبیح شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور مت کرو، کیونکہ وہ بھی وہی کچھ پسند کرتی ہیں جو تم پسند کرتے ہو"

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن (781) میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (94/4) میں اور ابن شبۃ نے تاریخ المدینۃ (338/2) میں اور ابن ابی الدنیا نے "العیال" (272) میں ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عمر بن الخطاب کے طریق سے روایت کیا ہے.

اور یہ بھی مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک نوجوان عورت لائی گئی جس کی شادی ایک بوڑھے شخص سے کر دی گئی تھی تو اس عورت نے اسے قتل کر دیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

"لوگو! اللہ سے ڈرو اور مرد عورتوں میں اپنے جیسی عورت کے ساتھ شادی کرے، اور عورت بھی مردوں میں اپنے جیسے مرد کے ساتھ شادی کرے"

یعنی جو اس جیسی شکل رکھے"

اسے سعید بن منصور نے سنن (210/1) میں روایت کیا ہے.

غزالی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ولی کو بھی خاوند کی خصلتوں کا خیال کرنا چاہیے، اور وہ اپنی عزیز بیٹی کے لیے کوئی ایسا خاوند تلاش کرے جو بہتر اور خوبصورت خصلتوں کا مالک ہو، وہ اس کی شادی کسی بداخلاق اور بدصورت یا کمزور دین شخص یا ایسے شخص کے ساتھ مت کرے جو اس کے حقوق کی ادائیگی ہی نہ کر سکتا ہو یا وہ حسب و نسب میں اس کا برابر نہ ہو"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نکاح ایک غلامی ہے اس لیے تمہیں چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اپنی عزیز بیٹی کو کہاں دے رہا ہے"

بیہقی رحمہ اللہ نے سنن الکبری (83/7) میں کہتے ہیں یہ مرفوع بیان کی گئی ہے، لیکن اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے.

عورت کے حق میں احتیاط کرنا بہت اہم ہے، کیونکہ وہ نکاح کی بنا پر ایک غلام بن جاتی ہے، جس سے چھٹکارا اور خلاصی نہیں، اور ہر حالت میں خاوند اس کو طلاق دینے پر قادر ہے، اور جب اس نے اپنی بیٹی کا کسی ظالم یا فاسق و بدعتی یا شرابی سے نکاح کر دیا تو اس نے اپنے دین پر زیادتی کی، اور اللہ کی ناراضگی اور غضب کا شکار ہوا، کیونکہ اس نے برا شخص اختیار کر کے رشتہ داری کے حق کو ختم کیا اور قطع رحمی کی.

ایک شخص نے حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا :

میری بیٹی کے کئی ایک رشتے آئے ہیں تو میں کس شخص کے ساتھ بیٹی کی شادی کروں ؟

انہوں نے فرمایا : اس شخص سے اس کی شادی کرو جو اللہ کا تقوی اور ڈر رکھتا ہو، کیونکہ جب وہ اس سے محبت کرے گا تو اس کی عزت کریگا، اور اگر اس کو ناراض کریگا تو بھی اس پر ظلم نہیں کریگا" انتہی

دیکھیں : احیاء علوم الدین (41/2).

مزید آپ سوال نمبر (5202) اور (6942) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.